47196 ـ بانجھ پن کا انجیکشن استعمال کرنا

سوال

ايك عورت كى شادى بيس برس قبل ہوئى اور پہلا حمل ساقط كروانے كے بعد حمل كے خوف سے مانع حمل گولياں استعمال كرتى رہى، ليكن پھر بھى اسے حمل ہوتا رہا اور آپريشن كے ساتھ تين بچے پيدا ہوئے، اور آخرى بچے كے بعد ليڈى ڈاكٹر گئى تا كہ بالكل ہى ختم كروا سكے، اور بالفعل اس نے انجيكشن لگايا اور وہ بانجھ ہو گئى، ليكن اب وہ اپنے اس فعل پر نادم ہے كيا اس پر كچھ لازم آتا ہے، اور اس كے خاوند كو بھى اس كا علم ہے، توبہ كرنے كے علاوہ اس عورت پر كيا كرنا لازم ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

شريعت مطہرہ نے اولاد پيدا كرنے اور كثرت نسل كى ترغيب دلائى ہے، حتى كہ اللہ كے نبى شعيب عليہ السلام نے اپنى قوم پر يہ بطور احسان ذكر كرتے ہوئے فرمايا:

اور تم ياد كرو جب تم قليل تھے تو اللہ عزوجل نے تمہيں كثرت دى الاعراف (86).

اور معقل بن يسار رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" تم ايسى عورت سے شادى كرو جو بہت زيادہ محبت كرنے والى اور بہت زياد بچے پيدا كرنے والى ہو، كيونكہ ميں تمہارى كثرت كے ساتھ سارى امتوں پر فخر كروں گا "

سنن ابو داود حديث نمبر (2050) علامہ البانى رحمہ اللہ نے اسے صحيح قرار ديا ہے.

مزيد آپ سوال نمبر (13492) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

مكمل طور پر نسل كشى يعنى بچے بند كرانے كى دو حالتيں ہيں:

پہلى حالت:

ضرورت كى بنا پر ايسا كيا جائے، مثلا كسى ماہر اور تجربہ كار ڈاكٹر كى رپورٹ سے ثابت ہو كہ عورت كى زندگى كے

لیے حمل خطرہ ہے، اور اس کا علاج بھی نہیں ہو سکتا، جس کی بنا پر اور خطرہ سے اجتناب کے لیے مکمل طور پر اسے ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا جائے تو اس وقت نسل بند کرانی جائز ہے.

دوسری حالت:

کوئی ضرورت نہ ہو، ایسی حالت میں بلاشك و شبہ نسل بند کرانا ایك بڑا جرم اور عظیم گناہ ہے، کیونکہ بغیر کسی سبب کے اللہ کی مخلوق پر زیادتی ہے، اور نسل کو بند کرنے کا باعث بنتا ہے جس کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رغبت دلائی ہے، اور اولاد کی نعمت کی ناشکری ہے جو کہ مخلوق پر اللہ کی عظیم نعمت شمار ہوتی ہے.

الانصاف میں درج ہے:

" الفائق میں قول ہے: " حمل کو ختم کرنے والی چیز کا استعمال جائز نہیں "

دیکھیں: الانصاف (1 / 383).

اور اسلامی فقہ اکیڈی میں درج ہے:

مرد اور عورت میں بچہ پیدا کرنے کی قدرت کو ختم کرنا حرام ہے، جو بانجھ کے نام سے پہچانا جاتا ہے، جب تك اس کی کوئی ضرورت نہ ہو اور شرعی امور کو مدنظر رکھتے ہوئے جائز ہو گا.... کچھ دیر کے لیے حمل میں بطور وقفہ یا پھر کچھ مدت کے لیے حمل کو روکنا جائز جب شرعی طور پر اس کی ضرورت پیش آئے اور خاوند و بیوی کی مشاورت و رضامندی سے ہو لیکن اس میں بھی شرط یہ ہے کہ ایسا کرنے میں کوئی ضرر و نقصان نہ ہوتا ہو، اور پھر کسی شرعی ذریعہ اور وسیلہ سے کیا جائے، اور ٹھرے ہوئے حمل پر کوئی زیادتی نہ ہو " انتہی

دیکھیں: مجمع الفقہ الاسلامی قرار نمبر (39) (1 / 5).

اس بنا پر اگر تو آپ نے نسل کشی اور نص بندی اس لیے کرائی کہ اس کی ضرورت تھی اور اوپر جو بیان ہوا ہے اس کے مطابق تھی تو آپ پر کچھ لازم نہیں.

لیکن اگر بغیر ضرورت کے تھی تو ایك حرام کام کا ارتکاب ہوا ہے، اس لیے آپ کو سچی توبہ کرنا ہو گی، اور فوری طور پر اس طرح کی ادویات اور انجیکشن وغیرہ لینے سے رکنا ہو گا، اور اگر اس کو بغیر کسی ضرر کے ختم کرایا جا سکتا ہے یعنی وہ نص بندی ختم کرا کر بچے پیدا کرنے کی صلاحیت واپس لائی جا سکتی ہے تو ایسا کرنا واجب ہے.

واللہ اعلم .